

متوازی انتباہات - نمبر پانچ

یہوداہ کے قبیلے کے شیر کی پردہ کشائی: عظیم کشمکش کے اختتامی مناظر کی تفہیم

Jeff Pippenger

2023-08-08

اس عبارت میں جس پر ہم اب بھی گفتگو کر رہے ہیں، جو مکاشفہ باب دس میں نازل ہونے والے فرشتے کے طور پر مسیح پر تبصرہ کرتی ہے، مسیح بطور زور آور فرشتہ "وہ حصہ جو وہ شیطان کے ساتھ عظیم کشمکش کے اختتامی مناظر میں ادا کر رہے ہیں" کی تصویر پیش کرتے ہیں۔ وہ "موقف" جو مسیح نے اختیار کیا جب اُس نے اپنا دایاں پاؤں سمندر پر اور بائیں پاؤں خشکی پر رکھا "ساری زمین پر اُس کی اعلیٰ قدرت اور اختیار" کی نشاندہی کرتا ہے۔ جب مسیح نے "بلند آواز سے پکارا"، تو اُس نے "یوں پکارا" "جیسے شیر دباڑتا ہے۔"

مسیح "عظیم کشمکش کے اختتامی مناظر" میں اپنی قدرتِ مطلقہ کا اظہار کرے گا، اور جب مسیح اپنی قدرتِ مطلقہ کا اظہار کرتا ہے تو وہ یہوداہ کے قبیلے کے شیر کے طور پر کرتا ہے۔

نجات دہندہ یوحنا کے سامنے 'یہوداہ کے قبیلے کے شیر' اور 'ایک برہ گویا ذبح کیا ہوا' کی علامتوں کے تحت پیش کیا گیا ہے۔ مکاشفہ 5:5، 6۔ یہ علامات قادرِ مطلق قوت اور خود کو قربان کر دینے والی محبت کے اتحاد کی نمائندگی کرتی ہیں۔ یہوداہ کا شیر، جو اس کے فضل کے انکار کرنے والوں کے لیے نہایت بیبت ناک ہے، مطیع اور وفادار لوگوں کے لیے خدا کا برہ ہوگا۔ اعمال رسولوں، 589۔

قبیلہ یہوداہ کے شیر کے طور پر مسیح کا ظہور اُن کے اُس کام کو نمایاں کرتا ہے کہ وہ اپنے الٰہی وقت کے مطابق بائبل کی نبوت پر مہر بھی لگاتے ہیں اور اُس کی مہر بھی کھولتے ہیں۔ انسانی مہلت آزمائش کے ختم ہونے سے ذرا پہلے، جب "وقت نزدیک ہے"، ایک خاص بائبل سچائی کی مہر کھولی جائے گی جو ان باتوں کی نشان دہی کرے گی "جو عنقریب واقع ہونے والی ہیں۔"

یسوع مسیح کا مکاشفہ، جو خدا نے اسے دیا تاکہ اپنے بندوں کو وہ باتیں دکھائے جو جلد ہونے والی ہیں؛ اور اس نے اپنے فرشتے کے وسیلہ سے اسے اپنے بندہ یوحنا کے پاس بھیج کر ظاہر کیا۔ اس نے خدا کے کلام، اور یسوع مسیح کی گواہی، اور ان سب باتوں کی جنہیں اس نے دیکھا، شہادت دی۔ مبارک ہے وہ جو پڑھتا ہے، اور وہ جو اس نبوت کے کلام کو سنتے ہیں، اور ان باتوں پر عمل کرتے ہیں جو اس میں لکھی ہوئی ہیں، کیونکہ وقت نزدیک ہے۔ مکاشفہ 1:3-1۔

جب وہ "وقت" جو "نزدیک" ہے حقیقتاً تاریخ میں آ پہنچتا ہے تو اُن لوگوں کے لیے برکت کا اعلان کیا جاتا ہے جو پڑھتے ہیں، سنتے ہیں "اور ان باتوں پر عمل کرتے ہیں جو اس میں لکھی ہوئی ہیں۔" یہ خاص پیغام ایک وقت سے مشروط پیغام ہے جو صرف اسی وقت پہچانا جا سکتا ہے جب "وقت نزدیک ہو۔" پھر—اسی وقت، اور اس سے پہلے نہیں—لوگ مکاشفہ کی کتاب میں "جو کچھ لکھا ہے" اسے پڑھ سکیں گے، سن سکیں گے "اور اُس پر عمل کر سکیں گے۔" جب "وقت نزدیک ہو" تو جو برکت اُن کے لیے اعلان کی جاتی ہے جو "پڑھتے ہیں"، "سنتے ہیں" اور جو کچھ اس میں لکھا ہے اُس پر عمل کرتے ہیں "وہ آخر زمانہ" میں دانی ایل کی کتاب کے کھلنے کے متوازی ہے۔

لیکن تو اے دانی ایل، ان باتوں کو بند کر اور کتاب پر مہر لگا دے، آخر زمانہ تک؛ بہتیرے ادھر ادھر دوڑیں گے اور علم میں اضافہ ہوگا۔ دانی ایل 12:4

وہ "بہت سے" جو "ادھر ادھر دوڑ رہے ہیں" (جو خدا کے کلام کے مطالعے کی نمائندگی کرتا ہے) یہ کام "آخر زمانہ" میں کر رہے ہیں، جب دانی ایل کی "کتاب" میں "بند" کیے گئے "کلام" کی مہر کھول دی

جاتی ہے۔ لیکن کنواریوں کی ایک دوسری جماعت بھی ہے جو امریکہ میں اتوار کے قانون کے فوراً بعد ادھر ادھر دوڑ رہی ہے۔

دیکھو، وہ دن آتے ہیں، خداوند خدا فرماتا ہے، کہ میں ملک میں ایک قحط بھیجوں گا: روٹی کا قحط نہیں، نہ پانی کی پیاس، بلکہ خداوند کے کلام کو سننے کا۔ اور وہ سمندر سے سمندر تک، اور شمال سے مشرق تک بھٹکتے پھریں گے؛ وہ خداوند کے کلام کو تلاش کرنے کو ادھر ادھر دوڑیں گے، مگر اسے نہ پائیں گے۔ اس دن حسین کنواریاں اور جوان پیاس سے بے ہوش ہو جائیں گے۔ جو سامریہ کے گناہ کی قسم کھاتے ہیں اور کہتے ہیں، اے دان، تیرا خدا زندہ ہے؛ اور، بیرسبع کا طریق زندہ ہے؛ وہ بھی گر پڑیں گے اور پھر کبھی نہ اٹھیں گے۔ عاموس 8:11-14.

سامریہ کا گناہ وہ گناہ تھا جس کی نمائندگی آخاب اور ایزابل نے کی۔ آخاب ریاست ہائے متحدہ امریکہ کی نمائندگی کرتا ہے اور ایزابل کیتھولک کلیسیا کی۔ کوہ کرمل پر ایلیاہ کے ساتھ مقابلے میں، ایزابل، آخاب اور جھوٹے نبی اتوار کے قانون کی تمثیل ہیں۔ اس مقابلے میں ناپاک نبیوں کے دو گروہ تھے: بعل کے نبی اور بیشہ کے کاہن۔ بعل ان معبودوں میں سے ایک تھا جن کی پرستش کی جاتی تھی؛ دوسرا، جس کی بیشہ میں پرستش کی جاتی تھی، عشتاروت تھا۔ بعل مذکر معبود تھا اور عشتاروت مونث معبودہ تھی۔ مل کر مذکر معبود ریاست کی نمائندگی کرتا ہے اور مونث معبودہ کلیسیا کی۔

دان میں جو معبود قائم کیا گیا تھا، اسے سامریہ کے پہلے بادشاہ یربعام نے قائم کیا تھا، جس نے بیت ایل اور دان دونوں میں سونے کا بچھڑا نصب کیا۔ بیت ایل کا مطلب "خدا کا گھر" ہے اور دان کا مطلب "عدالت" ہے، اور یہ دونوں مل کر کلیسا اور ریاست کے امتزاج کی نمائندگی کرتے ہیں، جو امریکہ میں اتوار منانے کی پابندی کے نفاذ سے پہلے وقوع پذیر ہوتا ہے۔ ان دونوں سونے کے بچھڑوں کی نمائندگی ہارون کے سونے کے بچھڑے نے کی۔

بچھڑا ایک حیوان ہے اور سنہرا مجسمہ ایک شبیہ ہے، اس لیے ہارون کا سنہری بچھڑا اور یربعام کے دو سنہری بچھڑے دونوں کلیسا اور ریاست کے اس اتحاد کی نمائندگی کرتے ہیں جو امریکہ میں اتوار کے قانون کے نفاذ سے عین پہلے وقوع پذیر ہوتا ہے۔ یربعام کے معاملے میں، دونوں شہر کلیسا اور ریاست کے اتحاد کی علامت کے لیے دوسری گواہی فراہم کرتے ہیں، جسے کتاب مکاشفہ میں "حیوان کی شبیہ" قرار دیا گیا ہے۔

بئر سبع کا معاملہ ابراہیم کے عہد کی نمائندگی کرتا ہے۔ نام "بئر سبع" کا پہلا ذکر کتاب پیدائش باب اکیس میں ہوتا ہے، اور یہی وہ عبارت ہے جسے رسول پولس نے اپنے زمانے میں ان لوگوں کی مخالفت کے لیے استعمال کیا جو یہ کہتے تھے کہ نجات پانے کے لیے رسومی قوانین اور ختنہ کو برقرار رکھنا ضروری ہے۔ پولس اسی عبارت کو استعمال کرتا ہے جہاں بئر سبع کا پہلا ذکر ملتا ہے۔ وہ اسی تاریخ کو بروئے کار لاتا ہے تاکہ اسی کہانی میں دو مختلف اور باہم متضاد عہدوں پر بات کر سکے۔ پولس لونڈی کے بیٹے (اسماعیل) کو اس عہد کی نمائندگی کے لیے لیتا ہے جو انسانی طاقت پر مبنی ہے، اور اسماعیل کا تقابل اسحاق سے کرتا ہے جسے وہ اس عہد کی نمائندگی کے لیے لیتا ہے جو خدا کی قدرت پر مبنی ہے۔ بائبل میں اس کا یہ حصہ ہے جہاں پہلی بار بئر سبع کا ذکر آتا ہے، اور بعد میں تاریخ میں پولس اسی تاریخ کو اپنی ذاتی تاریخ کی ایک ایسی صورت حال کی وضاحت کے لیے استعمال کرتا ہے جس کی مثال بائبل تاریخ میں پہلے ہی دی جا چکی تھی۔ پولس کا ایمان اور تعلیم یہ تھی کہ بائبل تاریخ خود کو دہراتی ہے۔

اگرچہ پولس پیدائش باب اکیس کی اس عبارت کو دو متضاد عہدوں کی وضاحت کے لیے استعمال کرتا ہے، اس عبارت میں دو عہد وہ ہیں جو خدا نے ابراہیم کے ساتھ باندھے، مگر وہ وہی دو عہد نہیں جنہیں پولس اس کہانی سے اخذ کرتا ہے۔ اسی عبارت میں خدا نے پھر سے یہ یقین دہانی کرائی کہ وہ اسحاق کے وسیلے سے ابراہیم کو بہت سی قوموں کا باپ بنانے کے اپنے وعدے کو پورا کرے گا، اور یہ بھی

وعدہ کیا کہ وہ اسماعیل کو ایک عظیم قوم کا باپ بنائے گا۔ کلام مقدس کی ایک عبارت، چار عہود کے حوالے، اور یہی وہ پہلی مرتبہ ہے جب کلام مقدس میں بیرسبع کا ذکر آتا ہے۔

پس اُس نے ابراہیم سے کہا، اس لونڈی اور اس کے بیٹے کو نکال دے، کیونکہ اس لونڈی کا بیٹا میرے بیٹے اسحاق کے ساتھ وارث نہ ہوگا۔ اور اپنے بیٹے کے سبب سے یہ بات ابراہیم کو بہت گراں گزری۔ لیکن خدا نے ابراہیم سے کہا، لڑکے اور اپنی لونڈی کے باعث یہ بات تجھے ناگوار نہ گزرے؛ سارہ نے جو کچھ تجھ سے کہا ہے اس کی بات مان لے، کیونکہ تیری نسل اسحاق ہی سے کہلائے گی۔ اور اس لونڈی کے بیٹے سے بھی میں ایک قوم پیدا کروں گا، کیونکہ وہ بھی تیری نسل ہے۔ تب ابراہیم صبح سویرے اٹھا، روٹی اور پانی کی ایک مشکیزہ لی اور باجرہ کو دی، اسے اس کے کندھے پر رکھا، اور بچے کو بھی دے کر اسے رخصت کر دیا؛ وہ چل پڑی اور بیر سبع کے بیابان میں بھٹکتی رہی۔ پیدائش 14-21:10.

بئر سبع عہد ابراہیم کی علامت ہے۔ اسی باب میں ابراہیم نے ابیمالک کے ساتھ ایک عہد بھی کیا۔

اور اُس وقت ایسا ہوا کہ ابیمالک اور اس کے لشکر کے سردار فیکول نے ابراہیم سے کہا کہ جو کچھ تو کرتا ہے اس میں خدا تیرے ساتھ ہے۔ پس اب یہاں خدا کی قسم کھا کہ تو نہ مجھ سے، نہ میرے بیٹے سے، اور نہ میرے پوتے سے دغا کرے گا؛ بلکہ جس طرح میں نے تیرے ساتھ احسان کیا ہے تو بھی میرے ساتھ اور اس زمین کے ساتھ جس میں تو مقیم رہا ہے ویسا ہی کرے۔ اور ابراہیم نے کہا، میں قسم کھاؤں گا۔

اور ابراہیم نے ابیمالک کو ایک پانی کے کنویں کے سبب ملامت کی جسے ابیمالک کے خادموں نے زبردستی چھین لیا تھا۔ اور ابیمالک نے کہا، مجھے معلوم نہیں کہ یہ کام کس نے کیا ہے؛ نہ تو نے مجھے بتایا، اور نہ ہی مجھے اس کی خبر آج تک ہوئی تھی۔

اور ابراہیم نے بھیڑ بکریاں اور بیل لے کر ابیمالک کو دیے؛ اور دونوں نے ایک عہد باندھا۔ اور ابراہیم نے ریوڑ میں سے سات مادہ میمنے الگ رکھے۔ تب ابیمالک نے ابراہیم سے کہا، یہ سات مادہ میمنے جنہیں تو نے الگ رکھے ہیں، ان کا کیا مطلب ہے؟

اور اس نے کہا، یہ سات دنبی میرے ہاتھ سے لے لے تاکہ یہ میرے لیے گواہی ہوں کہ میں نے یہ کنواں کھودا ہے۔ اسی لیے اس نے اس جگہ کا نام بئر سبع رکھا کیونکہ وہاں دونوں نے قسم کھائی تھی۔ پس انہوں نے بئر سبع میں عہد باندھا؛ تب ابیمالک اور اس کے لشکر کا سردار فیکول اٹھ اور وہ فلسطیوں کے ملک کو لوٹ گئے۔ اور ابراہیم نے بئر سبع میں ایک شجرستان لگایا اور وہاں خداوند، ازلی خدا کے نام سے پکارا۔

اور ابراہیم نے فلسطیوں کے ملک میں بہت دن قیام کیا۔ پیدائش 34-21:22.

بئر سبع خدا کے ابراہیم کے ساتھ عہد کی علامت ہے۔ بائبل میں عہد کے کئی واقعات مذکور ہیں جو بئر سبع کو ابراہیم کے عہد سے جوڑتے ہیں۔ "بئر" کا مطلب "کنواں" اور "سبع" کا مطلب "سات" ہے۔ "سبع" وہی عبرانی لفظ ہے جسے "سات گنا" کے طور پر ترجمہ کیا جاتا ہے، جسے ولیم ملر نے درست طور پر احبار باب چھبیس میں دو ہزار پانچ سو بیس برس کی پیشگوئی کی نمائندگی سمجھا۔ یہ پہلی "وقت کی پیشگوئی" تھی جو اُس نے دریافت کی، اور یہی پہلی بنیادی سچائی تھی جسے 1863ء میں بالائے طاق رکھ دیا گیا۔ اُس عبارت میں جہاں "سبع" کا ترجمہ چار مختلف آیات میں "سات گنا" کیا گیا ہے، خدا کی وہ سزا جو "سات گنا" سے ظاہر کی گئی ہے "میرے عہد کا جھگڑا" کہلاتی ہے۔

تب میں بھی تمہارے مخالف ہو کر چلوں گا، اور تمہارے گناہوں کے سبب تمہیں سات گنا مزید سزا دوں گا۔ اور میں تم پر تلوار لاؤں گا جو میرے عہد کا انتقام لے گی؛ اور جب تم اپنے شہروں کے اندر جمع ہو گے تو میں تمہارے درمیان وبا بھیجوں گا؛ اور تم دشمن کے ہاتھ سپرد کیے جاؤ گے۔ احبار

وہ لفظ جو 'سات مرتبہ' کے طور پر ترجمہ کیا گیا ہے اور احبار باب چھبیس میں خدا کے عہد کے 'جھگڑے' کی نمائندگی کرتا ہے—جو بئرسبع کے لفظ میں 'sheba' ہے—اسی کو دانی ایل کی کتاب میں دو بار ترجمہ کیا گیا ہے: ایک بار 'وہ قسم' کے طور پر جو موسیٰ کی شریعت میں لکھی ہے، اور ایک بار 'لعنت' کے طور پر۔ 'قسم' اور 'لعنت' دونوں اسی لفظ 'sheba' سے ترجمہ کیے گئے ہیں، کیونکہ اس کا مطلب صرف 'سات' نہیں بلکہ اس میں عہد یا 'قسم' کا تصور بھی شامل ہے، جو اگر ٹوٹ جائے تو 'لعنت' کا باعث بنتا ہے۔

ہاں، تمام اسرائیل نے تیری شریعت سے تجاوز کیا ہے، بلکہ ہٹ گئے ہیں تاکہ وہ تیری آواز کی اطاعت نہ کریں؛ پس لعنت ہم پر انڈیلی گئی، اور وہ قسم بھی جو خدا کے خادم موسیٰ کی شریعت میں لکھی ہے، کیونکہ ہم نے اس کے خلاف گناہ کیا ہے۔ دانی ایل 9:11۔

لفظ "sheba" یا سات، جو بیئرشیبا کے ایک کنویں پر پیش کیے گئے سات میمنوں کی نمائندگی کرتا تھا، عہد کی نمائندگی کرتا ہے۔ اور خدا کا عہد یا اس کی قسم یہ بیان کرتا ہے کہ فرماں بردار زندہ ریتے ہیں اور نافرمان مر جاتے ہیں۔

بئر سبع اُس عہد کی علامت ہے جس کی نمائندگی ابراہیم کے ایمان سے ہوتی ہے۔ چنانچہ جب عاموس 8 کی "خوبصورت کنواریاں"، جو متی 25 کی "نادان کنواریاں" بھی ہیں، اور جو دانی ایل 12 کے "شریر" بھی ہیں، "سامرہ کے گناہ" کی قسم کھاتی ہیں تو وہ ایزبل کے نشان (پاپائیت) سے وفاداری کی قسم کھا رہی ہیں، اور ایزبل نے آخاب (اقوام متحدہ) کے ساتھ زنا کیا ہے اور وہ وحش کی شبیہ (ریاستہائے متحدہ) پر حکمرانی کرتی ہے۔

جب وہی "پاک دوشیزائیں" یہ کہتی ہیں کہ "اے دان، تیرا خدا زندہ ہے" تو وہ بچھڑے کی سونے کی مورت کے آگے جھک رہی ہوتی ہیں، جس کی نشان دہی دو گواہوں (ہارون اور یروبعام) نے کی ہے۔ سونے کا بچھڑا درندے کی شبیہ کی نمائندگی کرتا ہے، جو کلیسا اور ریاست کے گٹھ جوڑ پر مبنی ہے۔

جب وہی کنواریاں یہ دعویٰ کرتی ہیں کہ بئر سبع کا "طریق" "زندہ ہے"، تو لفظ "طریق" کا مطلب "راہ" ہوتا ہے۔ یہ وہی لفظ ہے جو یرمیاہ 6:16 میں "پرانے راستوں" کی "راہوں" کی شناخت کے لیے استعمال ہوا ہے۔ وہ کنواریاں کہہ رہی ہیں کہ اگرچہ انہوں نے حیوان کی مورت کے آگے سجدہ کیا ہے اور اس کے اختیار کا نشان قبول کیا ہے، پھر بھی وہ ابراہیم کی اولاد ہیں۔ وہ خدا کے کلام میں گھبراہٹ کے ساتھ ادھر ادھر دوڑ رہی ہیں، اس پیغام کو تلاش کرتی ہوئی جس کی نمائندگی "مشرق" اور "شمال" اور "سمندر سے سمندر تک" کرتے ہیں، اور اب بھی اپنے آپ کو سیونتھ ڈے ایڈونٹسٹ ہونے کا دعویٰ کرتی ہیں، مگر اب بہت دیر ہو چکی ہے۔

لیکن مشرق اور شمال سے آنے والی خبریں اسے پریشان کریں گی؛ لہذا وہ بڑے قہر کے ساتھ نکلے گا تاکہ تباہ کرے اور بہتوں کو بالکل ہلاک کر دے۔ اور وہ اپنے محل کے خیمے سمندروں کے درمیان جلالی مقدس پہاڑ پر نصب کرے گا؛ تو بھی وہ اپنے انجام کو پہنچے گا، اور کوئی اس کی مدد نہ کرے گا۔ دانی ایل 11:44، 45۔

وہ کنواریاں پچھلی دو آیات کے پیغام کی تلاش میں ہیں۔ آخری تنبیہی پیغام، جس کی مہر زمانہ آخر میں 1989 میں کھولی گئی تھی—جب دانی ایل باب گیارہ، آیت چالیس کے بیان کے مطابق، سابق سوویت یونین کی نمائندگی کرنے والے "ملک" پاپائیت اور ریاست ہائے متحدہ کے ہاتھوں بہا دیے گئے—پاپائیت کے آخری عروج و زوال کی نشاندہی کرتا ہے۔ ان دو آیات میں مشرق اور شمال سے نمائندگی پانے والا ایک پیغام شمال کے بادشاہ (پوپ) کو برانگیختہ کر دیتا ہے اور آخری ظلم و ستم شروع ہوتا ہے، اور یہ سلسلہ آیت پینتالیس میں اس وقت ختم ہوتا ہے جب پاپائیت "خیمہ گاہیں" نصب

کرتی ہے—”خیمہ“ عبرانی لفظ سے ہے جس کے معنی ”ڈیرہ/خیمہ“ ہیں (خیمہ کلیسا کی علامت ہے)۔ لیکن یہ اس کے ”محل“ کا ”خیمہ“ ہے، جو ایک ریاست کی نمائندگی کرتا ہے۔ جہاں وہ وہ خیمہ نصب کرتا ہے جو کلیسا اور ریاست کے امتزاج کی نمائندگی کرتا ہے—یا جیسا کہ یوحنا نے مکاشفہ میں اسے ”حیوان کی شبیہ“ کہا ہے—وہ ”سمندروں کے درمیان“ ہے، یعنی جمع میں۔ خوبصورت کنواریاں دانی ایل باب گیارہ کی آیات چوالیس اور پینتالیس میں پیش کردہ آخری تنبیہی پیغام کو ڈھونڈ رہی ہیں، اور اسی کے اگلی آیت میں میخائیل کھڑا ہوتا ہے اور مہلت ختم ہو جاتی ہے۔ اور اسی وقت عاموس 8:14 کہتا ہے کہ خوبصورت کنواریاں ”گر پڑیں گی اور پھر کبھی نہ اٹھیں گی۔“

جب پاک دامن دوشیزائیں، عین اسی وقت جب وہ حیوان کی مورت کے آگے جھک رہی ہوتی ہیں، یہ دعویٰ کرتی ہیں کہ وہ سیونتھ ڈے ایڈونٹسٹس ہیں، تو پوچنا انہیں ان یہودیوں کے طور پر پیش کرتا ہے جو کہتے ہیں کہ وہ یہودی ہیں مگر ہیں نہیں۔ وہ دعویٰ کرتے ہیں کہ وہ ابراہیم کی اولاد ہیں، لیکن وہ جھوٹ بولتے ہیں۔

دیکھ، میں ان لوگوں کو جو شیطان کے کنیسے سے ہیں، جو کہتے ہیں کہ وہ یہودی ہیں اور ہیں نہیں بلکہ جھوٹ بولتے ہیں؛ دیکھ، میں انہیں مجبور کروں گا کہ وہ آ کر تیرے قدموں کے آگے سجدہ کریں، اور جان لیں کہ میں نے تجھ سے محبت رکھی ہے۔ مکاشفہ 3:9

انہوں نے پاپائیت کا نشان قبول کر لیا ہے اور یوں اس کا کردار بھی قبول کر لیا ہے۔ وہ یہ دعویٰ کرتے ہیں کہ وہ یہودی ہیں، یا وہ سبت منانے والے ایڈونٹسٹ ہونے کا دعویٰ کرتے ہیں، لیکن پھر ان میں پوپ کا کردار پایا جاتا ہے، جو دیگر باتوں کے علاوہ ”خدا کے پیکل میں“ بیٹھتا ہے۔ وہ ایڈونٹسٹ ہونے کا دعویٰ کرتے ہیں، یا ایڈونٹسٹوں کے پیکل میں ہونے کا، لیکن وہ ایڈونٹسٹ اتنے ہی ہیں جتنا کہ پوپ مسیحی ہے۔

جو لوگ ”ادھر ادھر“ دوڑ رہے ہیں اور ”خداوند کا کلام“ تلاش کر رہے ہیں وہ دانی ایل کی کتاب میں شناخت کیے گئے ”داناؤں“ میں سے نہیں ہیں—بلکہ ان کی شناخت ”کنواریوں“ کے طور پر کی گئی ہے۔ یہ بات ظاہر ہے کہ جو لوگ ان آیات میں بھٹک رہے ہیں، بھوکے ہیں اور پیاس سے مر رہے ہیں، وہ ”خداوند کے کلام“ کو ”سمجھتے“ نہیں، کیونکہ وہ انہی آیات میں اسی چیز کی تلاش کر رہے ہیں۔ وہ خداوند کا کلام جو مہلت آزمائش ختم ہونے سے ٹھیک پہلے ظاہر ہوتا ہے، یسوع مسیح کا مکاشفہ ہے، اور نادان، شریر یا ”خوبصورت کنواریاں“ وہ ہیں جنہوں نے دانی ایل کی کتاب میں بیان کردہ علم کے بڑھنے کو نہ سمجھا۔ ان کے پاس وہ ضروری تیل نہ تھا کہ، جیسا کہ متی تعلیم دیتا ہے، شادی تک پیچھے پیچھے چل سکیں۔

وہ ”قحط“ دراصل مہلت کا خاتمہ ہے۔ عاموس کی ”کنواریاں“ جو آیات میں روٹی (کلام خدا) اور پانی (روح القدس) تلاش کر رہی ہیں، وہ دانی ایل کے ”شریر“ ہیں جو ”سمجھتے“ نہیں۔ وہ متی کی نادان کنواریاں ہیں جو روح القدس کی تلاش میں ہیں، اور یہ تین گواہ مل کر ان کی نشاندہی کرتے ہیں جو یہ جان لیتے ہیں کہ شادی کی تیاری کا ان کا موقع گزر چکا ہے اور ان کے پاس شادی میں جانے کے لیے لباس نہیں، کیونکہ انہوں نے اس خاص پیغام کو ”سننے“ سے انکار کیا جو اب مہر سے کھولا جا رہا ہے۔ جب سے یہ خاص پیغام مہر سے کھولا جاتا ہے، اُس وقت سے لے کر مہلت کے خاتمے تک نجات کی آخری پکار کا زمانہ ہوتا ہے۔ اس وقت سے تیاری کے ساتھ پہنچنا، دراصل یہ الفاظ سننے کی تیاری کرنا ہے: ”بہت دیر ہو گئی!“

ایک دنیا بدی میں، فریب اور گمراہی میں، سایہ موت کے عین اندر پڑی ہے—سوئی ہوئی، سوئی ہوئی۔ کون ہیں جو انہیں جگانے کے لیے کربِ روح محسوس کرتے ہیں؟ کون سی آواز ان تک پہنچ سکتی ہے؟ میرا خیال مستقبل کی طرف لے جایا گیا، جب اشارہ دیا جائے گا: ’دیکھو، دولہا آتا ہے؛ اُس سے ملنے کو نکل آؤ۔ لیکن بعض اپنے چراغ بھرنے کے لیے تیل لینے میں دیر کر چکے ہوں گے، اور بہت دیر سے انہیں معلوم ہوگا کہ وہ کردار، جس کی نمائندگی تیل کرتا ہے، منتقل نہیں کیا جا سکتا۔

دس کنواریوں کی تمثیل میں بیان کیا گیا نبوتی سلسلہ کردار کی نمائندگی کے لیے تیل استعمال کرتا ہے، لیکن "سنہرا تیل" اور "مقدس تیل" "خدا کی روح" کے پیغامات کی نمائندگی بھی کرتے ہیں۔

جو ساری زمین کے خداوند کے حضور کھڑے ممسوح ہیں، اُن کے پاس وہی منصب ہے جو کبھی شیطان کو بطور سایہ کرنے والا کر وہی دیا گیا تھا۔ اپنے تخت کے گرد موجود مقدس بستیاؤں کے وسیلے سے خداوند زمین کے باشندوں کے ساتھ مسلسل رابطہ برقرار رکھتا ہے۔ سنہری تیل اُس فضل کی نمائندگی کرتا ہے جس سے خدا ایمانداروں کے چراغوں کو برابر بھرتا رہتا ہے تاکہ وہ ٹمٹمائیں نہیں اور بجھ نہ جائیں۔ اگر یہ مقدس تیل آسمان سے خدا کی روح کے پیغامات میں اُنڈیلا نہ جاتا تو بدی کی قوتیں انسانوں پر پوری طرح قابو پا لیتیں۔

جب ہم اُن پیغامات کو قبول نہیں کرتے جو خدا ہمیں بھیجتا ہے تو خدا کی بے حرمتی ہوتی ہے۔ یوں ہم اُس سنہری روغن کو ٹھکرا دیتے ہیں جیسے وہ ہماری جانوں میں اُنڈیلنا چاہتا ہے تاکہ تاریکی میں پڑے ہوئے لوگوں تک پہنچایا جائے۔ جب یہ ندا آئے گی، 'دیکھو، دلہا آتا ہے؛ اس سے ملنے کو باہر نکل آؤ،' تو جنہوں نے مقدس تیل حاصل نہیں کیا، جنہوں نے مسیح کے فضل کو اپنے دلوں میں عزیز نہ رکھا، وہ نادان کنواریوں کی طرح پائیں گے کہ وہ اپنے خداوند سے ملنے کے لیے تیار نہیں ہیں۔ اُن کے اندر یہ طاقت نہیں کہ تیل حاصل کر سکیں، اور اُن کی زندگیاں تباہ ہو جاتی ہیں۔ لیکن اگر روح القدس کو مانگا جائے، اگر ہم موسیٰ کی طرح التجا کریں، 'مجھے اپنا جلال دکھا،' تو خدا کی محبت ہمارے دلوں میں اُنڈیلی جائے گی۔ سنہری نالیوں کے وسیلے سے سنہری روغن ہم تک پہنچایا جائے گا۔ 'نہ زور ہے، نہ قوت ہے، بلکہ میری روح ہے، رب الافواج فرماتا ہے۔' راستبازی کے آفتاب کی روشن کرنیں قبول کرنے سے خدا کے فرزند دنیا میں چراغوں کی مانند چمکتے ہیں۔ ریویو اینڈ پیرالڈ، 20 جولائی، 1897۔

عاموس میں "ادھر ادھر دوڑنے والے" اس گواہی میں اضافہ کرتے ہیں جو اُن سیونتھ ڈے ایڈونٹسٹوں کے اُس طبقے کی نشاندہی کرتی ہے جو اُس ذمہ داری کو رد کرتے ہیں کہ وہ مکاشفہ کی کتاب کے اس خاص پیغام کو "سمجھیں" جس کی مہر اُس وقت کھولی جاتی ہے جب "وقت قریب ہے۔"

ہم اب نہایت خطرناک زمانے میں زندگی گزار رہے ہیں، اور ہم میں سے کسی کو بھی مسیح کے آنے کی تیاری کرنے میں کوتاہی نہیں کرنی چاہیے۔ کوئی بھی نادان دوشیزاؤں کی مثال پر نہ چلے، اور یہ نہ سمجھ لے کہ بحران آ جانے تک انتظار کرنا محفوظ ہوگا، اور پھر اس وقت کے لیے قائم رہنے والا کردار تیار کر لیا جائے۔ جب مہمانوں کو اندر بلا کر جانچا جائے گا تو مسیح کی راستبازی تلاش کرنا بہت دیر ہو چکی ہوگی۔ ابھی وہ وقت ہے کہ مسیح کی راستبازی پہن لی جائے—وہ شادی کا لباس جو تمہیں برہ کی شادی کی ضیافت میں داخل ہونے کے قابل بنائے گا۔ تمثیل میں نادان دوشیزائیں تیل کی بھیک مانگتی ہوئی دکھائی گئی ہیں، اور اپنی التجا پر اسے پانے میں ناکام رہتی ہیں۔ یہ ان لوگوں کی علامت ہے جنہوں نے بحران کے وقت قائم رہنے کے لیے کردار سنوار کر اپنے آپ کو تیار نہیں کیا۔ گویا وہ اپنے پڑوسیوں کے پاس جا کر کہیں: اپنا کردار مجھے دے دو، ورنہ میں ہلاک ہو جاؤں گا۔ جو دانا تھیں وہ اپنا تیل نادان دوشیزاؤں کے ٹمٹمائے چراغوں کو نہیں دے سکتی تھیں۔ کردار منتقل نہیں کیا جا سکتا۔ یہ نہ خریدا جا سکتا ہے نہ بیچا جا سکتا ہے؛ اسے حاصل کیا جاتا ہے۔ خداوند نے ہر شخص کو مہلت کے اوقات کے دوران راست کردار حاصل کرنے کا موقع دیا ہے؛ لیکن اس نے ایسا کوئی طریقہ نہیں رکھا جس سے ایک انسان دوسرے کو وہ کردار دے سکے جو اس نے کڑے تجربات سے گزر کر، عظیم استاد سے سبق سیکھ کر پیدا کیا ہے—ایسا کردار کہ وہ آزمائش میں صبر ظاہر کرے اور ایسا ایمان عمل میں لائے کہ ناممکنات کے پہاڑ ہٹا سکے۔ محبت کی خوشبو منتقل کرنا ناممکن ہے—کسی دوسرے کو نرمی، معاملہ فہمی اور ثابت قدمی دے دینا ممکن نہیں۔ ایک انسانی دل کے لیے یہ ناممکن ہے کہ وہ خدا اور انسانیت کی محبت کو دوسرے دل میں اُنڈیل دے۔

لیکن وہ دن آئے والے، بلکہ ہمارے بالکل قریب ہے، جب خاص آزمائش کے ذریعے کردار کا ہر پہلوے نقاب ہو جائے گا۔ جو اصول کے وفادار رہیں گے، جو آخر تک ایمان کو بروئے کار لائیں گے، وہی وہ ہوں

گے جنہوں نے اپنی آزمائشی مدت کے گزشتہ اوقات میں امتحان اور ابتلا میں سچے ثابت ہو کر اپنے کردار مسیح کی شبہت پر ڈھالے ہیں۔ یہ وہی ہوں گے جنہوں نے مسیح سے قریبی شناسائی پیدا کی ہے، جو اُس کی حکمت اور فضل کے وسیلے الہی فطرت کے شریک ہوئے ہیں۔ لیکن کوئی انسانی ہستی دوسرے کو قلبی اخلاص اور اعلیٰ ذہنی اوصاف نہیں دے سکتی، اور نہ ہی اخلاقی قوت سے اس کی کمیوں کی تلافی کر سکتی ہے۔ ہم ایک دوسرے کے لیے بہت کچھ کر سکتے ہیں، اگر ہم لوگوں کے سامنے مسیح کی مانند نمونہ پیش کریں، یوں انہیں اس بات پر مائل کریں کہ وہ اس راستبازی کے لیے مسیح کے پاس جائیں جس کے بغیر وہ عدالت میں ٹھہر نہیں سکتے۔ لوگوں کو چاہیے کہ دعا کے ساتھ کردار سازی کے اس اہم معاملے پر غور کریں، اور اپنے کردار کو نمونہ الہی کے مطابق ڈھالیں۔ دی یوتھ انسٹرکٹر، 16 جنوری، 1896۔